وضو کے چار مسائل

اور ان کے دلائل

اس مختصر رسالہ میں: وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے یا فرض؟ مسواک وضو کی سنت ہے یا نماز کی؟ عمامہ پر مسح کرنا کیسا ہے؟ اور گردن کا مسح مستحب ہے؟ ان چار مسائل کو مع دلائل جمع کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى، اما بعد !

مسلک احناف پر دلائل کے سلسلہ کی یہ ایک اور کڑی ہے، اس میں وضو کے چار اہم مسائل پر احادیث وآثار جمع کئے گئے ہیں۔

(۱):......وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، فرض نہیں۔

(۲):......وضو کے ساتھ مسواک کرنا۔

(۳):......عمامہ پر مسح کرنا۔

(۴):......گردن کا مسح مستحب ہے۔

ان جیسے مشہور مسائل پر کلام کیا گیا ہے۔

سابق رسالوں کی طرح اس میں بھی حوالوں کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، رسائل میں حتی الامکان اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے، اس لئے احادیث وآثار کے علاوہ دوسری بحثوں سے اکثر پرہیز کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی اس سلسلہ مبارکہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

(۱):……وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، فرض نہیں

(۱):......وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، فرض نہیں

(۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی الله عليه وسلم : يا ابا هريرة ! اذا توضات فقل:" بسم الله والحمد لله" فانّ حَفَظَتَک لا تبرح تكتب لک الحسنات حتی تحدث من ذلک الوضوء۔

(طبرانی صغیر ص۷۳ ج۱، رقم الحديث:۱۹۶۔ مجمع الزوائد ص۳۰۳ ج۱، باب التسمية عند الوضوء رقم الحديث :۱۱۱۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! جب تو وضو کرنے لگے تو کہہ:"بسم الله والحمد لله" بلاشبہ تیرے محافظ فرشتے تیرے لئے مسلسل نیکیاں لکھتے رہیں گے حتی کہ تو اس وضو سے بے وضو ہو جائے۔

(۲)......عن البراء رضی الله عنه (مرفوعا) : ما من عبد يقول حين يتوضا :" بسم الله" ثم يقول بكل عضو :" اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له ' واشهد ان محمدا عبده ورسوله" ثم يقول حيں يفرغ : " اللهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين" الا فتحت له ثمانية ابواب الجنة ' يدخل من ايّها شاء ' فان قام من فوره ذلک فصلّی ركعتين يقرأ فيهما ويعلم ما يقول انتقل من صلا ته كيوم ولدته امه ' ثم يقال له :استأنف العمل ۔

(كنز العمال، آداب الوضوء ، التسمية والاذكار ، رقم الحديث :۲۶۰۸۹)

ترجمہ:......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ: جو شخص وضو کرتے وقت کہے: "بسم الله" پھر ہر عضو کو دھوتے وقت کہے:"اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له' واشهد انّ محمدا عبده ورسوله" پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے:"اللهم اجعلنی من

التوابین واجعلنی من المتطھرین '' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو جائے ، پھر اگر وضو سے فارغ ہوتے ہی فورا دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان میں قراءت کرے اور جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا اسے علم بھی ہو تو وہ اپنی نماز سے ایسے منتقل ہوتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا، پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اب نئے سرے سے عمل کر۔

(۳)......عن رفاعة بن رافع رضی الله عنه بمعناه قال : فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : انّھا لا تتم صلاة احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امره الله تعالیٰ‘ فیغسل وجهه و یدیه الی المرفقین ‘ و یمسح برأسه و رجلیه الی الکعبین ، الخ۔[1]

(ابوداؤد، باب صلاة من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود ، رقم الحدیث :۸۵۷)

ترجمہ:......حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اچھی طرح وضو نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالی نے وضو کا حکم دیا ہے، پس اپنے چہرہ کو دھوئے اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے ،اور اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔

تشریح:......اس روایت میں آپ ﷺ نے بسم اللہ کی تعلیم نہیں دی، معلوم ہوا کہ وضو کے شروع میں بسم اللہ فرض نہیں۔

(۴)......عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : اذا تطھر احدکم فلیذکر اسم الله علیه ‘ فانه یطھر جسده کله ‘ فان لم یذکر احدکم اسم الله علی طھوره لم یطھر الا ما مر علیه الماء ، الخ ۔

(بیہقی ص۷۳ج۱، باب التسمیة علی الوضوء ، کتاب الطھارة ، رقم الحدیث :۱۹۸)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ

ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہئے کہ اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ لے) اس طرح سارا جسم پاک ہوگا، اور اگر کسی نے دوران وضو اللہ کا نام نہ لیا تو جس عضو پر پانی جائے گا وہی پاک ہوگا۔

(۵)......عن ابن عمر رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من توضأ فذكر اسم الله على وضوئه كان طهورا لجسده ، قال : ومن توضأ ولم يذكر اسم الله على وضوئه كان طهورا لاعضائه۔

(دارقطنی ص۷۵ج۱، باب التسمية على الوضوء ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث :۲۳۰)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت اللہ تعالی کا نام لیا تو یہ اس کے (سارے) بدن کے لئے طہارت ہوگا، فرمایا: جس نے وضو کیا اور وضو کرتے ہوئے اللہ کا نام نہ لیا تو یہ صرف اس کے اعضاء وضو کے لئے طہارت ہوگا۔

(۶)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من توضأ وذكر اسم الله تطهر جسده كله ' ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يتطهر الا موضع الوضوء۔

(دارقطنی ص۷۵ج۱، باب التسمية على الوضوء ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث :۲۲۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا تو اس کا بدن پاک ہوگا، اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو صرف اس کے وضو کی جگہ پاک ہوگی۔

(۷)......عن ابی بکر رضی الله عنه قال : اذا توضاء العبد فذكر اسم الله حين

یأخذ فی وضوئه طهر جسده کلّه ' واذاتوضأ ولم یذکر اسم الله لم یطهر منه الا ما اصابه الماء ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۱ ج۱، فی التسمیة فی الوضوء ، رقم الحدیث :۱۷)

ترجمہ:......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب بندہ وضو کرے اور وضو کے شروع میں اللہ کا نام لے لے(بسم اللہ پڑھ لے،تو اس وضو سے) اس کا سارا جسم پاک ہوجائے گا،اوراگرکسی نے دوران وضواللہ کا نام نہ لیا تو جس عضو پر پانی جائے گا وہی پاک ہوگا۔

(۸)......عن الحسن قال : یسمی اذا توضأ فان لم یفعل اجزاه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۱ ج۱، فی التسمیة فی الوضوء ،کتاب الطهارة ، رقم الحدیث :۱۴)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب(کوئی)وضوکرےتو بسم اللہ پڑھے،اوراگرنہ پڑھی تو بھی وضوہوجائے گا۔

(۹)......عن الحسن قال : من ذکر الله عند الوضوء طهر جسده کله ' فان لم یذکر اسم الله لم یطهر منه الا ما اصاب الماء۔

(کنز العمال ، آداب الوضوء، التسمیة والاذکار ، رقم الحدیث :۲۶۰۶۷)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب(کوئی)وضوکرےتو بسم اللہ پڑھے،اوراگرنہ پڑھی تو بھی وضوہوجائے گا۔

وضو کے وقت بسم اللہ مسنون ہے'فرض وواجب نہیں،اس کی دلیل

جمہور کے نزدیک وضو کے وقت بسم اللہ مستحب یا مسنون ہے،فرض وواجب نہیں،اس کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ: تسمیہ عندالوضوء کے بارے میں کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے،جس روایت سے فرض کے قائل دلیل پکڑتے ہیں وہ بھی ضعیف ہے۔ امام

ترمذی رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ:

’’وقال احمد : لا اعلم فی هذا الباب حدیثا له اسناد جید‘‘۔

(ترمذی، باب : فی التسمیة عند الوضوء)

یعنی میں تسمیہ عندالوضوء کے سلسلہ میں کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کی سند جید اور اچھی ہو۔

اسی لئے امام بخاری رحمہ اللہ نے ’’کتاب الوضوء ‘‘میں باب قائم کیا ہے:’’ باب التسمية على كل حال ، وعند الوقاع ‘‘چونکہ کوئی حدیث امام بخاری کے شرائط کے مطابق نہیں، امام بخاری رحمہ اللہ ترجمۃ الباب میں ضعیف حدیث لاتے ہیں، مگر ہلکی ضعیف لاتے ہیں، بہت زیادہ ضعیف تعلیقا بھی نہیں لاتے، اس لئے امام بخاری رحمہ اللہ نے اور انداز سے اس کے استحباب پر باب قائم کیا۔ کہ ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا اور بیوی کے ساتھ مقاربت اور جماع کے وقت بھی بسم اللہ پڑھنا چاہیئے۔

تسمیہ عندالوضوء کے متعلق چند مفید باتیں

(۱)......دو لفظ ہیں: ایک تسمیہ، دوسرا: بسملہ۔ تسمیہ کے معنی ہے: اللہ کا نام لینا، اور بسملہ کے معنی ہے:’’بسم الله الرحمن الرحيم ‘‘پڑھنا۔ عام طور پر محدثین نے ترجمۃ الباب تسمیہ کے لفظ ہی سے منعقد کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وضو کے وقت اللہ تعالی کا کوئی بھی ذکر ہونا چاہیئے۔

(۲)......ہمارے نزدیک وضو کے شروع میں تسمیہ پڑھنا سنت یا مستحب ہے، فرض و واجب نہیں۔ جو حضرات تسمیہ کی فرضیت کے قائل ہیں، ان کی دلیل یہ حدیث ہے:’’لا وضوء لمن لم یذکر اسم الله تعالى ‘‘اور لانفی کے لئے آتا ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ کا

نام نہیں لیا تو وضو نہیں ہوگا۔

ہمارے نزدیک کامل کی نفی ہے، نفی کو حقیقت پر محمول کرنا صحیح نہیں۔ اور اس کی کئی وجہیں ہیں:

(ا)......آیت وضو میں اللہ تعالی نے وضو کے فرائض کو بیان فرمادیا ہے، اس میں تسمیہ کا ذکر نہیں۔

(ب)...... یہ روایت بعض دوسری روایتوں کے معارض ہے، جن میں صراحت ہے کہ بسم اللہ سے وضو کیا تو پورے جسم کی طہارت ہوگی، اور اگر بغیر بسم اللہ کے وضو کیا تو صرف اعضائے وضو کی طہارت حاصل ہوگی۔

(ج)......حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ: اگر اللہ کا نام نہیں لیا تو بھی اعضائے وضو میں طہارت متحقق ہو جاتی ہے۔

(د)......امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک باب قائم کیا ہے: ''لا یتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرکم ''یعنی جیسے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے ایسا وضو نہیں کرو گے اس وقت تک تمہاری نماز تام نہیں ہوگی، یہاں بھی'' کما امرکم اللہ '' کا لفظ ہے، اور قرآن میں تسمیہ کا ذکر نہیں۔

(ہ)......صفت وضو کی روایت نقل کرنے والے بائیس یا تیئیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے وضو کی صفت بیان فرمائی ہے، اور کسی میں بھی تسمیہ کا ذکر نہیں، اگر تسمیہ فرض ہوتا تو ضرور بیان کرتے۔

(۳)......علامہ عینی رحمہ اللہ نے شرح طحاوی میں لکھا ہے کہ: دو صورتیں ہیں: یا تو وضو کو عبادت تصور کرو، یا طہارت مانو، اگر طہارت مانتے ہو تو کسی طہارت کے لئے کہیں بھی

شریعت نے یہ نہیں کہا کہ: بسم اللہ پڑھ کر طہارت حاصل کرو، جب تمام طہارات بغیر تسمیہ کے حاصل ہو جاتی ہیں تو وضو بغیر تسمیہ کے کیوں نہیں ہوگا؟

مکان کی طہارت نماز کے لئے ضروری ہے، مگر مکان کی طہارت کے لئے کسی نے نہیں کہا کہ یہ بسم اللہ پڑھنے پر موقوف ہے۔ غسل طہارت کبری ہے، لیکن کہیں نہیں فرمایا گیا کہ: وہ بغیر بسم اللہ کے حاصل نہیں ہوگا۔ برتن ناپاک ہوتے ہیں اور دوسری چیزیں ناپاک ہو جاتی ہیں، ان سب کی طہارت کے لئے کیا بسم اللہ ضروری ہے؟

اور اگر عبادت قرار دیتے ہو تو کون سی عبادت ہے جس کے شروع میں بسم اللہ فرض ہے، کیا نماز کی صحت تسمیہ پر موقوف ہے؟ زکوۃ عبادت ہے، کیا اس کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض ہے؟ حج عبادت ہے، اسی طرح اور دوسری عبادتیں ہیں، کیا ان کے شروع میں تسمیہ فرض ہے؟ اسی طرح وضو کے شروع میں بھی تسمیہ فرض نہیں۔

(۴)......ایک اور بات قابل غور ہے کہ: ایک ہے طہارت، اور ایک ہے وضو، طہارت یعنی پاکی، اور وضو کا لفظ ماخوذ ہے: وضائت سے، وضائت کے معنی آتے ہیں: حسن کے' نظافت کے' چمک کے، وضو کو وضو اس لئے کہتے ہیں کہ: اس کے ذریعہ سے اعضائے وضو کے اندر تحسین وخوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لا وضوء ' لمن یذکر اسم اللہ '' وضو نہیں ہوگا، یعنی حسن نہیں پیدا ہوگا، اور جس وضو میں تسمیہ پڑھ لی گئی تو اس میں حسن اور برکت پیدا ہو جائی گی۔ ہاں آپ ﷺ اگر یہ ارشاد فرماتے کہ: ''لا طھارۃ ' لمن لم یذکر اسم اللہ '' تو یقینی طور پر بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہو جاتا۔

(دروس مظفری ص ۳۸۴ ج۱)

(۲):......وضو کے ساتھ مسواک کرنا

(۲):......وضو کے ساتھ مسواک کرنا

(۱)......قال ابو هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى ' لامرتهم بالسّواک عند كلّ وضوء۔[۱]

(بخاری، باب سواک الرطب واليابس للصائم ، كتاب الصوم ، قبل رقم الحديث :۱۹۳۴)

۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى ' لامرتهم بالسّواک مع كل وضوء۔(طحاوی ص۱۵۰، باب الوضوء ' هل يجب لكل صلوة ام لا ؟ كتاب الطهارة ، رقم الحديث :۳۹۱)

(۲)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى ' لامرتهم بالسّواک مع كل وضوء۔

(صحیح ابن خزیمہ ص۷۳ ج۱، باب ذكر الدليل على ان الامر بالسواک امر فضيلة لا امر فريضة ، رقم الحديث :۱۴۰)

(۳)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى ' لامرتهم بالسواک مع كل وضوء ، الخ ۔(كنز العمال ، وقت صلوة العشاء وما يتعلق بها ، رقم الحديث :۱۹۴۸۵)

(۴)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى ' لامرتهم عند كل صلاة بوضوء ، و مع كل وضوء بسواک ۔(كنز العمال ، والسواک ، رقم الحديث :۲۶۱۹۲)

(۵)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى ' لفرضت عليهم السواک مع الوضوء ۔(كنز العمال ، والسواک ، رقم الحديث :۲۶۱۹۴)

(۶)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشقَّ على امتى ' لامرتهم بالسّواک عند كل وضوء ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۱۴ ج۲، باب ما ذكر فى السّواک ، رقم الحديث :۱۷۹۸)

(۷)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشقَّ على امتى ' لامرتهم بالسّواک مع الوضوء ۔(مصنف عبدالرزاق ص۵۵۵ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة ، رقم الحديث :۲۱۰۶)

(۸)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا ان اشقَّ على المؤمنين ' لامرتهم بالسّواک لكل وضوء ۔(مصنف عبدالرزاق ص۵۵۶ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة ، رقم الحديث :۲۱۰۷)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

(۲)......عن جعفر بن ابی طالب أو العباس بن عبد المطلب ' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال : ما لی أراکم تدخلون علی قلحاً استاکوا ' فلولاان اشق علی امتی ' لامرتھم ان یستاکوا عند کل صلاۃ ، أو : عند کل صلوۃ أو عند کل وضوء۔

(مسند الامام الاعظم للحافظ ابی محمد الحارثی ص۹۱۴ج۲، رقم الحدیث :۱۶۹۱۔

مسند الامام الاعظم (مترجم) ص۱۰۸، باب الامر بالسواک)

ترجمہ:......حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: کچھ لوگ صحابہ میں سے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے دانتوں کو زرد دیکھتا ہوں؟ مسواک کرو، اگر میں اپنی امت پر اس کو شاق نہ جانتا تو ان کو ہر نماز (کے وضو) کے وقت مسواک کے لئے (وجوبی) حکم دیتا۔ (ایک روایت میں یوں ہے (کہ: آپ ﷺ نے فرمایا:) کیا وجہ ہے کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم میرے پاس آتے ہو، اور تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں، مسواک کیا کرو، اگر میں امت پر شاق نہ جانتا

---

(۹)......لولا ان اشق علی امتہ' لامرھم بالسّواک مع کلّ وضوء۔

(مؤطا امام مالک ص۱۵۰، باب ما جاء فی السواک ، کتاب الطھارۃ ، رقم الحدیث :۱۷۴)

(۱۰)......ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : لولا ان اشق علی امتی ' لامرتھم بالسّواک مع کل وضوء۔ (سنن کبری ص۵۷ج۱، باب الدلیل علی ان السواک سنۃ لیس بواجب ، رقم الحدیث :۱۴۶)

(۱۱)......قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم : لولا ان اشق علی امتی ' لفرضت علیھم السّواک مع الوضوء ، الخ۔

(سنن کبری بیہقی ص۵۸ج۱، باب الدلیل علی ان السواک سنۃ لیس بواجب ، رقم الحدیث :۱۴۸)

توان کو) ہر نماز یا ہر وضو کے وقت مسواک کے لئے (وجوبی) حکم دیتا۔

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لولا ان اشق علی امتی ' لامرتهم مع الوضوء بالسّواک ، (اسناده صحیح) ۔(ابن حبان ص۱۵۰، **ذکر اردہ المصطفی** ﷺ **امر بالمواظبة علی السواک ، رقم الحدیث :۱۰۶۹)**

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے لئے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے والی بات نہ ہوتی تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

(۴)......عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی ' لامرتهم بالسّواک مع کل وضوء۔

(طبرانی فی الاوسط ص۱۵۰، **اسناده صحیح ، رقم الحدیث :۱۲۳۸)**

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے لئے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے والی بات نہ ہوتی تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔(توضیح السنن ص۳۰۰ ج۱، رقم الحدیث:۱۲۱)

ہمارے نزدیک مسواک وضو کی سنت ہے، اور اس کی وجہیں

ہمارے نزدیک مسواک وضو کی سنت ہے، احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ اور''**عند کل صلوة**'' کا مفہوم''**عند وضوء کل صلوة**'' ہے، اور اس کی کئی وجہیں ہیں:

(۱)......سب سے بڑی وجہ سراج ہندی اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھی ہے کہ: اگر نماز کے وقت مسواک کی جائے گی تو ممکن ہے کہ خون نکل آئے، جس سے وضو ہی ٹوٹ جائے گا

(۲)......احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسواک کا تعلق طہارت سے ہے''نسائی شریف''

کی روایت ہے:'' السواک مطھرۃ للفم ' مرضاۃ للرب ''۔

حضرت علی رضی اللہ کا ارشاد ہے کہ:''ان افواھکم طرق للقرآن الا فطیبوھا بالسواک ''یعنی یہ منہ تمہارے قرآن پڑھنے کا محل ہیں، انہیں مسواک سے صاف کرلو۔ ان احادیث میں لفظ''مطھرۃ''اور''طیب'' بتا رہا ہے کہ مسواک کا تعلق طہارت سے ہے،

(۳)......پھر ظاہر بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسواک کا تعلق وضو سے ہی ہو، کیوں؟ اس لئے کہ عین نماز کے وقت مسواک کرو تو یا تو خون کا خطرہ ہے، یا کم از کم گھن اور تقذر تو پیدا ہوگا ہی ،مسواک کر کے وہیں رکھ دی، ایسی صورت اختیار کرنا زیادہ پسندیدہ نہیں۔

(۴)......احادیث میں'' مع کل وضوء '' کی بھی تصریح ہے، اگر''عند کل صلوۃ ''والی روایات کو''عند وضوء کل صلوۃ ''پر محمول کرلیا جائے تو دونوں روایتیں عمل کے اندر داخل ہو جاتی ہیں۔اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت'' لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع الوضوء عند کل صلاۃ''صاف طور پر اسی تاویل کی طرف مشیر ہے۔

(۵)......قرآن کریم کی تلاوت کے لئے بھی مسواک مستحب ہے، تو کیا کوئی قرآن پاک کھولتا ہے پھر مسواک کرتا ہے، تلاوت کے لئے جب وضو کرتا ہے اسی وقت مسواک کی جاتی ہے، کوئی بھی اس کا قائل نہیں کہ قرآن کریم کھول کر مسواک کرنا مستحب ہے۔

نوٹ :......تاہم نماز کے وقت مسواک کی جائے تو کم از کم اتنی رعایت ضروری ہے کہ: مسواک نرم ہو، بہت آہستہ آہستہ دانتوں پر پھیری جائے ،شدت سے نہیں، ایسا نہ ہو کہ مسوڑھوں سے خون نکل جائے۔

اگر کوئی وضو کے وقت مسواک بھول جائے تو نماز کے وقت آہستہ سے کرلے تو نماز کی فضیلت جو مسواک کے ساتھ ہے حاصل ہو جائے گی انشاءاللہ۔(دروس مظفری ص۳۵۳ ج۱)